السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسجد ٹاہلی والی چنیوٹ اہل حدیث کی مسجد ہے۔ اس مسجد میں ہمیشہ درمیانہ وقت میں نماز ہوتی رہتی ہے۔ اب عرصہ سات آٹھ ماہ سے دو تین نمازیوں نے اپنی جماعتیں علیحدہ شروع کر دی ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اول وقت میں اپنی جماعت کرائیں گے کیونکہ افضل ہے۔ اس بات پر نمازیوں کی جماعت میں بہت فساد برپا ہو گیا ہے اب سوال یہ ہے کہ وہ دو تین نمازی جو پہلے جماعت قائم کرتے ہیں۔ اگر وہ پوری جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں بہتر ہے یا اکیلی جماعت قائم کر کے فساد سے بچے رہنا بہتر ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مشکوۃ میں ہے :

«عن عبداللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ تنتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ العشاء الآخرۃ فخرج علینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلاندری اشیٔ شغلہ فی اہلہ او غیر ذالک فقال حین خرج انکم تنتظرون صلوۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلّیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر الموذن فاقام الصلوۃ وصلی» (رواہ مسلم مشکوۃ باب تعجیل الصلوۃ فصل 3)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے انتظار کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عشاء کے لئے تہائی رات تک یا زیادہ گزر گئی۔ آپ نکلے معلوم نہیں کہ آپ کس کام میں مشغول تھے یا ویسے ہی نہیں نکلے پس فرمایا تم ایک ایسی نماز کے انتظار میں ہو کہ تمہارے سوا کوئی اہل دین اس کا انتظار نہیں کرتے اگر میری امت پر بوجھ نہ ہوتا تو میں اسی وقت ان کو نماز پڑھاتا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وقت میں نمازیوں کو رعایت ضروری ہے۔ نماز عشاء میں تہائی رات گزرنے پر پڑھنی افضل ہے مگر آپ نمازیوں کی رعایت سے اس وقت نہیں پڑھاتے تھے بس اسی طرح ان نمازیوں کو سمجھ لینا چاہیے۔ جو اول وقت کو افضل کہتے ہیں وہ بھی نمازیوں کی خاطر درمیان وقت میں پڑھ سکتے ہیں خاص کر جب سے ایسی نعمت عظمیٰ بھی حاصل ہو تو پھر ضرور نمازیوں کی رعایت چاہیے تاکہ سب ملنے سے جماعت بڑی ہو اور ثواب زیادہ ہو۔

جن احادیث میں «یمیتون الصلوۃ» (جو امام نماز کو ضائع کر دیں) تم ان سے الگ اپنے وقت پر پڑھ لو) آیا ان میں اول وقت سے تاخیر مراد نہیں بلکہ ان میں مطلق وقت کا ذکر ہے۔ چنانچہ مشکوۃ کے اسی باب میں ہے «یمیتون الصلوۃ او یؤخرون عن وقتہا» پس جو شخص نماز کا وقت ضائع کر دے اور ایسے مکروہ وقت میں پڑھے جس کی بابت حدیث میں آیا ہے تلک صلوۃ المنافق۔ تو اس صورت میں الگ پڑھ سکتا ہے پھر ان احادیث میں الگ جماعت کرنے کا کہیں ذکر نہیں کیونکہ جماعت سے نماز پڑھنے کی اصل غرض اتفاق واتحاد ہے۔ الگ جماعت کرنے سے وہ فوت ہوتی ہے بلکہ پہلے سے بھی نزاع اور اختلاف بڑھتا ہے تو پھر الگ جماعت قائم کرنا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔

نیز حدیث میں ہے «لا یؤمن الرجل فی سلطانہ» یعنی کوئی شخص دوسرے کے اختیار والی جگہ میں امامت نہ کرائے۔

مذکورہ بالا صورت میں اصل امام مسجد امامت کا اختیار رکھتا ہے جو مقرر امام کے علاوہ اس سے پہلے جماعت کراتے ہیں ان کی جماعت اس حدیث کے بالکل خلاف ہے پس بجائے اس کے کہ ان کو اس جماعت کا ثواب ہو الٹا عذاب کا خطرہ ہے۔

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، نماز کا بیان، ج2ص70

محدث فتویٰ